10

مرقاۃ المفاتیح

شرح اردو

مشکوٰۃ المصابیح

شریف

للعلامہ الشیخ القاری علی بن سلطان محمد القاری

مترجم: مولانا راؤ محمد ندیم

مکتبہ رحمانیہ

مرقاۃ المفاتیح اردو

للعلامہ الشیخ القاری علی بن سلطان محمد القاری ھجری ۱۰۱۴

شرح

مشکوٰۃ المصابیح

للامام العلامۃ محمد بن عبداللہ الخطیب التبریزی المتوفی ۷۴۱

مترجم: مولانا راؤ محمد ندیم

جلد دہم

مکتبہ رحمانیہ

اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور
فون: 042-37224228-37355743

MAKTABA-E-REHMANIA

بسم اللہ الرحمن الرحیم

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ

نام کتاب: ---------------- مرقاۃ المفاتیح اردو (جلد دہم)

مترجم: ---------------- مولانا راؤ محمد ندیم

ناشر: ---------------- مکتبہ رحمانیہ

مطبع: ---------------- لٹل سٹار پرنٹرز لاہور

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔

بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ کرم مطلع فرما دیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لیے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔ (ادارہ)

ہے: انما بعثت لأتمم صالح الاخلاق۔ مجھے اچھے اخلاق کو پورا کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ امام بیہقی اور حکیم نے حضرت عائشہؓ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

دس چیزیں مکارم اخلاق میں سے ہیں:

جس کی سعادت اللہ کو منظور ہو اس کو نصیب فرما دیتے ہیں۔ کبھی یہ اوصاف باپ میں ہوتے ہیں بیٹے میں نہیں ہوتے۔ کبھی بیٹے میں پائے جاتے ہیں باپ میں نہیں۔ غلام میں پائے جاتے ہیں آقا میں نہیں۔ یہ اللہ کی تقسیم ہے جس کو چاہے نصیب فرما دے وہ دس چیزیں یہ ہیں۔ سچائی' سچا استغنا' سخاوت' اچھائی کا بدلہ اچھائی سے دینا' امانت داری' صلہ رحمی' پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرنا' ساتھی کے ساتھ اچھا سلوک کرنا' مہمان نوازی' حیاء' مسلمان کی حرمت کا خیال رکھنا۔

بزارؒ نے ابن عمرؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے: اللهم اهدنی لصالح الاعمال والاخلاق لايهدى لصالحها ولا يصرف سيئها الا انت: ''اے اللہ مجھے نیک اعمال واخلاق کی توفیق بخش تیرے سوا کوئی نیک اعمال واخلاق کی توفیق نہیں دے سکتا اور نہ میرے اعمال سے بچا سکتا ہے۔''

تورات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور امت محمدی کے اوصاف کا ذکر

۵۷۷۱ : وَعَنْ كَعْبٍ يَحْكِيْ عَنِ التَّوْرٰةِ قَالَ نَجِدُ مَكْتُوبًا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَبْدِيَ الْمُخْتَارُ لَا فَظٌّ وَلَا غَلِيْظٌ وَلَا سَخَّابٌ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِيْ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَغْفِرُ مَوْلِدُهٗ بِمَكَّةَ وَهِجْرَتُهٗ بِطَيْبَةَ وَمُلْكُهٗ بِالشَّامِ وَاُمَّتُهُ الْحَمَّادُوْنَ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِيْ كُلِّ مَنْزِلَةٍ وَيُكَبِّرُوْنَهٗ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ رُعَاةٌ لِلشَّمْسِ يُصَلُّوْنَ الصَّلٰوةَ اِذَا جَاءَ وَقْتُهَا يَتَاَزَّرُوْنَ عَلٰى اَنْصَافِهِمْ وَيَتَوَضَّئُوْنَ عَلٰى اَطْرَافِهِمْ مُنَادِيْهِمْ يُنَادِيْ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ صَفُّهُمْ فِي الْقِتَالِ وَصَفُّهُمْ فِي الصَّلٰوةِ سَوَآءٌ لَهُمْ بِاللَّيْلِ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ مَعَ تَغْيِيْرٍ يَسِيْرٍ۔

اخرجه الدارمى ۱/۱۷ حديث رقم ۸

ترجمہ: ''حضرت کعب احبارؒ تورات سے نقل کرتے ہیں کہ ہم یہ لکھا ہوا پاتے ہیں: ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول اور اس کے برگزیدہ بندے ہوں گے' وہ نہ درشت خو ہوں گے اور نہ سخت گو' نہ بازاروں میں چلّانے والے ہوں گے اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے لینے والے بلکہ درگزر کرنے والے اور بخش دینے والے ہوں گے' ان کی جائے پیدائش مکہ ہوگا' ان کی ہجرت کی جگہ طیبہ (مدینہ) ہوگا اور ان کی حکومت کی جگہ ملک شام ہوگا' ان کی اُمت اللہ عزوجل کی بہت زیادہ حمد وثناء کرنے والی ہوگی جو ہر حالت میں کیا غمی' کیا خوشی اور کیا فراخی' کیا تنگی' خدا کی حمد وثنا کرے گی' وہ لوگ جہاں بھی اتریں گے یا ٹھہریں گے خدا کا شکر بجالائیں گے اور جہاں بھی چڑھیں گے خدا کی بڑائی بیان کریں گے (یعنی جب اونچی جگہ پر چڑھیں گے تو

اللہ اکبر کہیں گے) اور سورج کی نگہداشت کریں گے جب نماز کا وقت ہوگا نماز پڑھیں گے اپنی کمر پر (یعنی ناف کے اوپر ازار باندھیں گے (یعنی ستر پوشی کا بہت زیادہ خیال رکھیں گے) (یا یہ کہ ان کا ازار نصف پنڈلیوں تک ہوگا) جسم کے اعضاء پر وضو کریں گے (یعنی ہاتھ پاؤں اور منہ دھوئیں گے اور پورا وضو کریں گے) ان کا منادی بلند جگہ پر منادی کرے گا (یعنی مؤذن کسی بلند جگہ جیسے منارہ وغیرہ پر کھڑا ہو کر اذان دیا کرے گا) جنگ میں اور نماز میں ان کی صف یکساں ہوگی (یعنی وہ دشمنانِ اسلام کے خلاف میدانِ جنگ میں بھی صف بندی کے اصول وقواعد کی پابندی کریں گے اور باجماعت نماز ادا کرنے کے لئے بھی اپنی صفیں درست کریں گے) رات میں (اپنے نفس اور شیطان کی سرکوبی کے لئے عبادت کے وقت) ان کی آواز پست ہوگی (یعنی تسبیح وتہلیل اور ذکر وتلاوت ہلکی آواز سے کیا کریں گے) جیسے شہد کی مکھی کی آواز ہوتی ہے''۔مصابیح نے اس روایت کو انہی الفاظ کے ساتھ اور دارمیؒ نے قدرے تغیر کے ساتھ نقل کیا ہے''۔

تشریح: قوله: وملكه بالشام:

حضرت معاویہؓ اور ان کے بعد کی اموی خلافت کا مرکز شام ہی رہا مظہرؒ فرماتے ہیں یہاں حکومت سے مراد دین اور نبوت ہے چونکہ یہ شام میں غالب ہوگا اگرچہ ان کی حکومت پورے آفاق میں رہے گی چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: سيبلغ ملك امتى مازوى لى منها۔ بعض کا کہنا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ غزوہ جہاد یہاں ہوگا چونکہ یہ بلاد بلاد کفار ہوں گے اور جہاد اہل اسلام کے لئے ہے۔ گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فضیلت جہاد حاصل کرنے کے لئے شام کی طرف سفر کا حکم دیا ہے۔ میں کہتا ہوں یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھا اب اگرچہ جنگوں کا مرکز روم ہے وہ بھی شام ہی کی سمت میں واقع ہے۔

منزلة: منزلۃ سے مراد مرتبہ حالت ہے۔ اى مرتبة من مراتب الاحوال۔ بعض نے اس کا معنی ''فى كل منزل'' بیان کیا ہے اور شاید کہ اس کی تانیث بقعہ و ناحیہ کے معنی میں ہونے کی وجہ سے ہے۔ یعنی جہاں بھی پڑاؤ ڈالیں گے اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائیں کہ اس ذات نے اطمینان اور ٹھکانہ نصیب فرمایا ویكبرونه على كل شرف (شین اور راء کے فتحہ کے ساتھ)

رعاة: (راء کے ضمہ کے ساتھ راع کی جمع ہے) یعنی آپ کی امت سورج کے طلوع استواء وغروب کا لحاظ کرے گی یعنی نماز روزے اور دیگر عبادات کے ایام واوقات کی پابندی ورعایت کریں گے۔ ایک روایت میں جس کو حاکم نے عبداللہ ابن ابی اوفیؓ سے مرفوعاً نقل کیا ہے فرمایا گیا ہے۔

ان خيار عباد الله الذين يرعون الشمس والقمر والنجوم والأظلة لذكر الله۔ ''بلاشبہ خدا کے بہترین بندے وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے (اوقات کی تعیین کی خاطر) سورج چاند ستاروں کا دھیان رکھتے ہیں۔ قوله: يصلون الصلوة اذا جاء وقتها۔ جملہ استینافیہ تعلیلیہ ہے ماقبل کے لئے۔ یعنی یہ سورج دیکھنے کا اہتمام اس لئے کریں گے تاکہ اوقات نماز معلوم ہوتے رہیں کوئی نماز اپنے وقت سے فوت نہ ہو اور اگلے جملے میں امت کے بقیہ احوال بیان فرمائے ہیں ''يتأزرون'' (زاء کی تشدید کے ساتھ باب تفعل سے ہے) یعنی ناف سے گھٹنے تک ازار باندھیں گے اس معنی کی تائید مصابیح کے بعض نسخوں سے بھی ہوتی ہے جس میں انصافهم کی جگہ على اوساطهم کا لفظ ہے۔ یہاں مراد یہ ہے کہ ستر پوشی کا بہت زیادہ خیال رکھیں گے اور یہ بھی ممکن ہے کہ علیٰ کو بمعنی الیٰ بنائیں۔ اى ازرهم الى انصاف سوقهم۔ اس صورت میں معنی ہوگا

ان کا ازار تہبند نصف ساق تک ہوگا۔

طیبیؒ فرماتے ہیں اس میں ادماج ہے اس معنی تجلد و تشمر للقیام الی الصلاۃ کیونکہ جو شخص تہبند پنڈلی تک کس لیتا ہے تو اس سے کسی اہم کام کے لئے تیار ہونا سمجھا جاتا ہے' یا یہ کنایہ ہے تواضع سے۔ جیسے ازار کا لٹکانا تکبر سے کنایہ ہوتا ہے۔

صفهم في القتال و صفهم في الصلاة سواء ان کی صفیں سیسہ پلائی دیوار کی مانند ہونے میں برابر ہوں گی۔

طیبیؒ فرماتے ہیں امت محمدیہ کے لوگوں کی نمازوں کی صفوں کو نفس امارہ اور شیطان کے ساتھ زیادہ مجاہدہ کرنے کے سبب دشمنان اسلام کے خلاف میدان جنگ میں ہونے والے مجاہدے کی صفوں کے ساتھ تشبیہ دی ہے اور اس کو تشبیہ میں تشابہ کے مقام میں ذکر کیا یہ بتانے کے لئے بل کہ ان میں سے ہر ایک مشبہ اور مشبہ بہ بن سکتا ہے لیکن صف صلاۃ کا ذکر موخر کیا تا کہ زیادہ ابلغ ہونے کی وجہ سے مشبہ بہ بنے۔

دوی دال کے فتحہ اور یاء کی تشدید کے ساتھ۔ یعنی تسبیح' تہلیل اور ذکر و تلاوت ہلکی آواز سے کیا کریں گے۔

قوله : وروى الدارمي مع تغيير يسير : میں کہتا ہوں اولیٰ یہ تھا کہ دارمی کے الفاظ کو ذکر کرتے' کیونکہ دارمی جلیل القدر اصحاب تخریج میں سے ہیں اور محدثین کے نزدیک ان کی نقل اکمل ہوتی ہے۔

دارمی کے الفاظ زیادہ اکمل ہیں کیونکہ اصحاب التخریج محدثین کے ہاں زیادہ معتمد ہیں۔

۵۷۷۲ : وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ مَكْتُوْبٌ فِي التَّوْرٰةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَّعِيْسٰى بْنُ مَرْيَمَ يُدْ فَنُ مَعَهٗ قَالَ اَبُوْ مَوْدُوْدٍ وَقَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْ ضِعُ قَبْرٍ (رواه الترمذی)

اخرجه الترمذی فی السنن ۵/ ۵۴۹ حدیث رقم ۳۶۱۷۔

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' فرماتے ہیں کہ تورات میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کا ذکر ہے اور یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن ہوں گے۔ حضرت ابومودودؒ کہتے ہیں کہ (حضرت عائشہؓ کے) حجرۂ مبارکہ میں (جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زیر زمین آرام فرما ہیں) ایک قبر کی جگہ باقی ہے''۔ (ترمذی)

تشریح: في التوراة : یہ خبر ہے وعیسیٰ اس کا عطف ہے مبتداء پر۔ ای و مکتوب فيها ايضا ان عيسى يدفن معه۔ یعنی اس میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ مبارک میں مدفون ہوں گے طیبیؒ فرماتے ہیں عبارت یوں ہے هذا هو المكتوب في التوراة۔ تقدیری عبارت یوں ہے: المكتوب صفة محمد كذا و عيسى ابن مريم يدفن معه۔ تورات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان ہوئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ایسے ہوں گے' انہی اوصاف میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدفون ہوں گے یا یہ فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فلاں فلاں اوصاف لکھے ہوئے ہیں ساتھ یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم بھی آپ کے حجرے میں مدفون ہوں گے۔

قال ابو مودود یہ اس حدیث کے ایک مدنی راوی ہیں طیبیؒ نے ایسا ہی ذکر کیا ہے۔ مصنف کہتے ہیں یہ عبدالعزیز بن سلیمان مدنی ہیں انہوں نے حضرت ابوسعید خدریؓ کو دیکھا ہے عثمان بن ضحاک اور سائب بن یزید سے ان کا سماع ثابت ہے جبکہ ابن مہدی' کامل' عقبی اور ثقوی ان سے روایت کرتے ہیں خلیفہ مہدی کے زمانے میں وفات پائی۔

قوله:وقد بقي في البيت' موضع قبر (حجرہ عائشہ کے کس مقام میں ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک اور صدیق و عمر رضی اللہ عنہم کی قبر کے بیچ میں ہے۔ادب کے لحاظ سے یہ اقرب ہے۔حضرت عمرؓ کی قبر مبارک کے پہلو میں مدفون ہوں گے جگہ یہیں پر خالی ہے اس لئے یہ قول زیادہ معتبر معلوم ہوتا ہے کیونکہ شیخ جزریؒ فرماتے ہیں کہ حجرۂ مبارک میں داخل ہونے والے ایک سے زائد لوگوں نے تینوں قبروں کی آنکھوں دیکھی ترتیب یوں بیان کی ہے کہ سب سے آگے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک ہے اس کے بعد حضرت ابو بکرؓ کی قبر اس طرح ہے کہ جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ مبارک ہے وہاں حضرت ابو بکرؓ کا سر ہے حضرت ابو بکرؓ کی قبر کے بعد حضرت عمرؓ کی قبر اس طرح ہے کہ جہاں حضرت ابو بکرؓ کا سینہ مبارک ہے وہاں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمر کا سر ہے اور حضرت عمرؓ کے پہلو میں ایک قبر کی جگہ خالی ہے بعض روایات میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس دنیا میں اپنی عمر کے آخری حصے میں پہنچیں گے تو حج بیت اللہ کے لئے مکہ معظمہ تشریف لے جائیں گے وہاں سے واپس آرہے ہوں گے کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان انتقال فرما جائیں گے۔چنانچہ ان کی نعش مبارک مدینہ منورہ لائی جائے گی اور روضہ اقدس میں حضرت عمرؓ کے پہلو میں دفن کئے جائیں گے اس طرح یہ دونوں صحابیوں حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو ان دو انتہائی عظیم المرتب نبیوں کے درمیان تا قیامت رفاقت کا شرف حاصل رہے گا۔

الفصل الثالث:

انبیاء علیہم السلام اور آسمان والوں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کی دلیل

۵۷۷۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَضَّلَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاَنْبِيَآءِ وَعَلٰى اَهْلِ السَّمَآءِ فَقَالُوْا يَا اَبَا عَبَّاسٍ بِمَ فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلٰى اَهْلِ السَّمَآءِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِاَهْلِ السَّمَآءِ وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالُوْا وَمَا فَضْلُهٗ عَلَى الْاَنْبِيَآءِ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ الْاٰيَةَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ فَاَرْسَلَهٗ اِلَى الْجِنِّ وَالْاِنْسِ۔

اخرجه الدارمي ۳۸/۱ حديث رقم ٤٦۔

ترجمہ: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا:''اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء علیہم السلام اور آسمان والوں پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔حاضرین مجلس کہنے لگے کہ اے ابو عباس! اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمان والوں پر کس چیز سے فضیلت دی ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا:''اللہ تعالیٰ نے آسمان والوں سے تو یوں خطاب فرمایا: ﴿وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ﴾